روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | بدھ ۱۰ ربیع الاوّل ۱۴۱۳ھ، ۹ تبوک ۱۳۷۱ ہش، ۹ ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا سے تعلق جوڑیں

"اپنے خدا سے تعلق جوڑیں۔ اس کی قدرتوں کے اُوپر کامل ایمان رکھیں۔ ایک لمحہ کے لئے بھی توکّل کے اعلیٰ مقام کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ رعایت اسباب ضرور کریں کیونکہ یہ بھی ان کے لئے لازم ہے۔ مگر رعایت اسباب پر بھروسہ نہ کریں"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دنیا میں لاکھوں بکریاں بھیڑیں ذبح ہوتی ہیں لیکن کوئی ان کے سرہانے بیٹھ کر نہیں روتا اس کا کیا باعث ہے؟ یہی کہ ان کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایسے انسان کی ہلاکت کی بھی آسمان پر کوئی پروا نہیں ہوتی جو اس سے سچا تعلق نہیں رکھتا۔ انسان اگر خدا تعالیٰ سے سچّا تعلق رکھتا ہے تو اشرف المخلوقات ہے، ورنہ کیڑوں سے بھی بدتر ہے۔ اس میں دو اُنس ہیں۔ ایک انس احکامِ الٰہی سے (جو ہو تو وہ کامل آدم ہے ورنہ وہ مُردہ کیڑا ہے) دوم مخلوق الٰہی سے۔ دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ کئی ایک محض بے گناہ قید ہو جاتے ہیں۔ اور ظالمانہ دست اندازیوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ مگر اس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام کی پوری پروا نہیں کرتے اور دعاؤں سے اس کی پناہ نہیں چاہتے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۶۰)

اعلان نکاح

حضرت مریم صدیقہ صاحبہ رقم فرماتی ہیں:
میری بھانجی کے بیٹے عزیزم خرّم فواد احمد ابن کرنل ڈاکٹر منیر احمد ابن پیر محمد اقبال صاحب کا نکاح ۳۰۔ اگست کو بعد از نماز عشاء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ درّثمین بنت ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر ملتان سے بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے لندن میں پڑھایا۔ عزیزم فواد احمد پیر اکبر علی صاحب کا پڑپوتا۔ پیر صلاح الدین صاحب کا نواسا اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کا پڑنواسا ہے۔ عزیزہ درّثمین صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی نواسی اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی پڑنواسی ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے بہت دعا کریں۔

اعلان ولادت

مکرم آغا سیف اللہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ عزیزم مکرم سعید احمد صاحب آف نیوجرسی امریکہ ابن چوہدری صالح محمد صاحب سیال کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔

احباب کرام سے نومولود کی درازیٔ عمر و خوش بختی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ہماری جماعت کے دوستوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے وجود سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ سلسلہ تم سے سارا مال نہیں مانگتا۔ لیکن تم سے یہ خواہش ضرور کرتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور پیشوں میں ایسے طور پر ترقی کرو کہ اس سے سلسلے کو فائدہ پہنچے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خدا تعالیٰ کی رحمت ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث)

"جو لوگ خدا تعالیٰ سے دُوری اختیار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی معرفت انہیں حاصل نہیں۔ جس مقصد کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے اسے وہ پہچانتے نہیں۔ جن راہوں سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے ان راہوں سے وہ بے خبر ہیں اور ان کا وہ انجام نہیں ہوتا جس انجام کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے۔ ان کی اصلاح کی خاطر اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا ہے۔ استغفار کرنا چاہیئے اور دُعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک لحظہ، ایک گھڑی کا قہر بھی کسی کے مقدر میں نہ ہو۔ لیکن ایسے لوگ ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کی خاطر جہنم میں رکھتا ہے۔ پھر جب ان کی اصلاح ہو جاتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتے ہیں کیونکہ گناہ کا اثر زائل ہو جانے والا ہے اور جو نیکیاں ہیں ان کا اثر دائم رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ قانون بنایا ہے ورنہ اس محدود زندگی میں انتہائی نیکیاں کرنے والے کی نیکیاں بھی اتنی تو نہیں ہو سکتیں کہ ابدالآباد تک کے لئے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضا کی جنتوں میں داخل رکھے۔ یہ تو اس کے فضل سے ہی ہو سکتا ہے اور اس کے فضل سے ہی ہوتا ہے بہرحال جب گناہ صاف ہو جائیں تو ہر انسان کے اندر شرافت اور نیکی کی جو ایک جڑ ہے ظاہر ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو ایسا بنا دیتا ہے کہ وہ اس کی جنتوں میں داخل ہو اور اس کے پیار سے حصّہ لے۔

خدا تعالیٰ نے (۔) بتایا ہے کہ (۔) میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اس کی وسعت سے کوئی چیز باہر نہیں۔ پس انسان کے ساتھ مخلوق کے ساتھ خدا تعالیٰ کا جو تعلق ہے وہ رحمت کی بنیاد پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی (۔) بعض صفات ایسی بھی ہیں جن کا ناراضگی کے ساتھ تعلق ہے۔ لیکن وہ بھی رحمت ہی کا حِصّہ ہیں کیونکہ اس دُنیا میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی بہتوں کے لئے اصلاح کا نتیجہ پیدا کرتی ہے اور بہتوں کے لئے جو باقی رہ جاتے ہیں جن کے لئے اس دُنیا میں نہیں کرتی ان کے لئے اس دُنیا میں اصلاح کا نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ اس واسطے وہ رحمت ہی کا حِصّہ ہے۔ جس طرح بھیڑیں چرانے والا اس بھیڑ کو جو اِدھر اُدھر ہو جاتی ہے۔ ڈانٹ کی آواز نکال کر یا اپنی سوٹی دکھا کر اس راستے پر لے جاتا ہے جس پر وہ گلے کو چرانا چاہتا ہے"۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۸ مارچ ۱۹۷۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹۔ تبوک ۱۳۷۱ ہش ۹۔ ستمبر ۱۹۹۲ء

ہم اور ہمارا ملک

جس طرح کوئی ایک فرد بھی قوم کی ترقی کا باعث بن سکتا ہے۔ پستیوں سے اٹھا کر بلندیوں تک پہنچا سکتا ہے۔ ترکی میں مصطفیٰ کمال پاشا کی مثال اور برصغیر میں قائد اعظم محمد علی جناح کا مضبوط کردار۔ اسی طرح دنیا کے دیگر خطوں میں بھی کئی ایسے افراد موجود رہے ہیں جنہوں نے اپنی قوم کو قعر مذلت سے نکالا اور عزت کی بلندیوں تک لے گئے۔ ہم سب کے لئے اس میں یہ سبق ہے کہ اگر کوئی دوسرا کر سکتا ہے، تو ہم کیوں نہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم بھی اپنے اندر وہی صفات پیدا کریں۔ وہی لگن پیدا کریں اور اسی جذبے کے ساتھ کام کریں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالتا۔ جو شخص قوم کی خدمت کرنا چاہے اسے موقعہ دیتا ہے۔ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اس کے خلوص کے پیش نظر اسے اکثر و بیشتر۔ بلکہ ہمیشہ کامیاب و کامران کرتا ہے۔ آجکل ملک میں اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ جس طرح اس ملک کے بنانے میں خلوص اور ہمت سے کام لیا گیا تھا اسی طرح اب اس کی ترقی میں بھی ہمہ وقت کوشاں رہنا چاہئیے۔

اس کے بالمقابل یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ کوئی ایک ہی شخص ملک کو بدنام کرنے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ اور اس کی حاصل کردہ عزت کو خاک میں بھی ملا سکتا ہے۔ اس کی ترقی کی راہ میں روڑے اٹکا سکتا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنے اقوال و افعال پر نظر رکھے اور کبھی کوئی ایسی بات نہ ہونے دے جس سے قوم و ملک کو نقصان پہنچے۔ اگر ہدف یہ ہو کہ ملک کو فائدہ پہنچے اور ہم ہر بات سوچ سمجھ کر کریں۔ تو یقیناً ہمارے وجود سے نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہوگا۔

آئیے ہم ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چلیں۔ آگے بڑھیں اور آگے ہی بڑھتے چلے جائیں۔ ہمارے آگے بڑھنے سے ملک آگے بڑھے گا۔ ترقی بھی ہوگی اور نیک نامی بھی۔ دنیا بھر کے ممالک میں ہم اپنے ملک کا نام نمایاں کریں۔ کسی کو ایسی حرکت نہ کرنے دیں جو ہم میں پھوٹ ڈالے۔ سیاست ہو یا مذہب۔ ہم آہنگی اور برداشت کلیدی نکتہ ہے۔ یہی بات ترقی کا موجب ہے۔

دنیا کے چل چلاؤ نے مجھ کو دیا سبق
نورِ سحر کبھی ہے کبھی شام کی شفق
کہنے کو یوں تو ہوتی ہے سالوں سے معتبر
یہ زندگی ہے سانس کی ہلکی سی اک رمق

ابوالاقبال

فکرِ خیر و شر کی ماہیت بیاں کر دی گئی
صاحبِ ایماں کی کیفیت عیاں کر دی گئی

جھوٹ کو جھوٹے عوامل کا سہارا چاہیئے
اور حقیقت آشنا سچ کی زباں کر دی گئی

ہر ارادے کو عطا کر دی صلابت عزم کی
اور ہر اُمید اُمیدِ جواں کر دی گئی

ہم نے رُودادِ محبت کچھ سُنائی اس طرح
فرد کی رُوداد رُودادِ جہاں کر دی گئی

میرے اندازِ بیاں نے لاج رکھ لی بات کی
جس طرح جو بات سوچی تھی بیاں کر دی گئی

مَیں کہ ان کو لے چلا تھا آسمانوں کی طرف
ہر زمیں میرے لئے اک آسماں کر دی گئی

طبعِ موزوں پر یہی احسان کچھ کم تو نہیں
بے نیازِ منتِ سُود و زیاں کر دی گئی

سر جھکاتا ہوں تو یوں معلوم ہوتا ہے مجھے
آپ کی دہلیز میرا آستاں کر دی گئی

مَوجِ دریا جس میں مجھ کو ڈوبنے کا شوق تھا
دیکھتے ہی دیکھتے مجھ سے نہاں کر دی گئی

تلخیاں بھر دی گئیں میرے پیالے میں نسیمؔ
زندگی، زندہ دِلی آفت بجاں کر دی گئی

نسیمؔ سیفی

اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے دُعا کی درخواست

احباب تمام اسیرانِ راہِ مولیٰ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے آزمائش کی گھڑیاں ٹال دے۔ انہیں صحت و سلامتی سے رکھے اور جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

تقدیر کی بات

تقدیر خاص کے نہ ہونے کے نقصان

جس طرح تقدیر عام سے دنیا کا قیام اور اس کی ترقی وابستہ ہے اسی طرح روحانیت کا قیام اور اس کی ترقی تقدیر خاص سے وابستہ ہے۔ اور جس طرح اگر تقدیر عام نہ ہوتی تو دنیا باطل ہوتی۔ اسی طرح اگر تقدیر خاص نہ ہوتی تو روحانیت باطل ہو جاتی۔

اس کا پہلا نقصان تو یہ ہے کہ اس کے بغیر انسان خدا پر ایمان نہیں لا سکتا۔ اس لئے خدا پر ایمان لانے کی بڑی سے بڑی دلیل یہ دنیا کا کارخانہ ہے کہ اتنے بڑے کارخانہ کے بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے۔ چنانچہ کسی فلسفی نے ایک اعرابی سے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس خدا کے ہونے کی کیا دلیل ہے اس نے کہا کہ جب میں مینگنی دیکھتا ہوں تو سمجھ لیتا ہوں کہ ادھر سے کوئی بکری گذری ہے۔ یا اونٹ کا پاخانہ دیکھتا ہوں۔ تو معلوم کر لیتا ہوں کہ یہاں سے کوئی اونٹ گذرا ہے۔ یا پاؤں کے نشان دیکھ کر معلوم کر لیتا ہوں کہ ادھر سے کوئی انسان گذرا ہے تو کیا اتنے بڑے کارخانہ کو دیکھ کر میں نہیں سمجھ سکتا کہ خدا ہے؟ مگر یہ دلیل مکمل نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدا ہونا چاہیئے۔ نہ یہ کہ ہے۔ حضرت صاحب نے اس کے متعلق براہین احمدیہ میں خوب کھول کر لکھا ہے۔

اب سوال ہو سکتا ہے کہ پھر کس طرح معلوم ہو کہ خدا ہے؟ یہ بات اسی طرح معلوم ہو سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا کوئی نمونہ دکھائے جس کو دیکھ کر یقین کیا جا سکے کہ خدا تعالیٰ واقعہ میں موجود ہے۔ جب لوگ دیکھ لیں کہ ایک کام انسان کی طاقت سے بالا تھا اور وہ ایک شخص کے قبل از وقت خبر دینے کے بعد خارق عادت طور پر ہو گیا۔ تو وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ خدا ہی ہے۔ جس نے یہ کام کر دیا ہے

اس موقعہ پر میں ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت صاحب نے تو یہ لکھا ہے کہ (خدا کی بتائی ہوئی بات) سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا ہے۔ مگر تم کہتے ہو کہ تقدیر سے۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ اصل میں دونوں باتیں صحیح ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ یہ بات کہ خدا ہے۔ (خدا کی بات) سے ثابت ہوتی ہے جس میں تقدیر کو ظاہر کیا جاتا ہے ورنہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے (یہ بات) ہو کہ میں ہوں تو لوگ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ (سننے والے) کا وہم ہے اس سے خدا کی ہستی ثابت نہیں ہوتی بہت دفعہ (خدا کا کہا) بطور وہم کے بھی ہو جاتا ہے۔

یہاں ایک دفعہ ایک شخص آیا وہ کہتا تھا کہ مجھے آوازیں آتی ہیں۔ تم (۔) ہو مہمان خانے میں ٹھہرا ہوا تھا اور وہیں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہوں نے اسے بلا کر سمجھایا کہ کیا اگر کوئی مولوی صاحب مولوی صاحب کہہ کے آواز دے تو تم سمجھ لو گے کہ تمہیں بلاتا ہے اس نے کہا نہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ اگر کوئی حکیم صاحب یا ڈاکٹر صاحب کہہ کے آواز دے تو تم کیا سمجھو گے اس نے کہا یہی سمجھوں گا کہ کسی حکیم صاحب یا ڈاکٹر صاحب کو بلایا جا رہا ہے اور میں نے بھی یہ آواز سن لی ہے مولوی صاحب نے کہا جب ڈاکٹر صاحب اور حکیم صاحب کی آواز سن کر تم یہ نہیں سمجھتے کہ کوئی تمہیں مخاطب کر رہا ہے تو پھر جب (۔) کی آواز تم کو آتی ہے تو اپنے کو (۔) کیوں کر سمجھ لیتے ہو......

غرض (خدا کی بتائی ہوئی بات) چونکہ وہم اور وسوسہ اور مرض اور شیطانی القاء کا بھی نتیجہ ہوتا ہے اس لئے خالی (خدا کی بتائی ہوئی بات) پر شبہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ شیطانی نہ ہو یا مرض نہ ہو۔ لیکن جب اس کے ساتھ قدرت ہوتی ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ کسی زبردست ہستی کی طرف سے ہے۔ پس یہ دونوں باتیں درست ہیں۔ کہ (خدا کا بتایا ہوا بیان) ہی خدا تعالیٰ کے متعلق یقین کے مرتبے تک پہنچاتا ہے۔ اور اظہار تقدیر ہی "خدا ہے" کے مرتبہ تک پہنچاتا ہے۔

اور اگر تقدیر نہ ہوتی تو خدا تعالیٰ پر ایمان بھی نہ ہوتا۔ دنیا کو دیکھ کر کہا جا سکتا تھا کہ یونہی بن گئی ہے۔ لیکن جب خدا کی طاقت اور قدرت کو انسان دیکھتا ہے تو اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا ہے۔ چنانچہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے۔

اس میں حضرت صاحب نے بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ قدرت سے اپنی چہرہ نمائی کرتا ہے۔ اور اس وقت تک خدائی ثابت نہیں ہوتی جب تک وہ قدرت نمائی نہ کرے۔ وہ لوگ جو قدرت دیکھنے والے نہیں ہوتے۔ وہ یوں کہہ دیتے ہیں کہ خدا کو کس نے پیدا کیا؟ جو اس کو مانیں لیکن جب اس کی قدرت دیکھ لیتے ہیں تو ان پر ثابت ہو جاتا ہے کہ خدا ہے۔

پس اگر تقدیر نہ ہو تو خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہتا۔ اور اگر ایمان خدا پر کسی طرح حاصل بھی ہو جائے تو تقدیر کے بغیر محبت اور اخلاص نہیں پیدا ہو سکتا۔ مثلاً بادشاہ کی ذات ہے کس کا دل نہیں چاہتا کہ اس کی طرف چٹھی لکھے کیونکہ اس سے ذاتی تعلق نہیں ہوتا لیکن جن لوگوں سے ذاتی تعلق ہوتا ہے۔ ان کی طرف خط لکھنے کا خیال بار بار پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح عام بات کا اور مزا ہوتا ہے اور اگر وہ بات اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہو تو اور ہی مزہ ہوتا ہے۔ اگر بادشاہ کا عام اعلان ہو تو اس سے کوئی خاص لطف نہیں اٹھایا جاتا۔ لیکن اگر خاص کسی کے نام بادشاہ کی چٹھی ہو تو اسے اپنے لئے بڑا فخر سمجھتا ہے تو خدا تعالیٰ سے محبت اور اخلاق ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس سے انسان کا ذاتی طور پر تعلق ہو اور وہ تعلق تقدیر کے ذریعے قائم ہو سکتا ہے۔

تیسرا نقصان اگر تقدیر نہ ہوتی تو یہ ہوتا کہ تقریباً سارے انسانوں کی نجات نہ ہو سکتی۔ اس لئے کہ اکثر ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ابتدا میں گناہ کرتے ہیں اور جب انہیں سمجھ آتی ہے تو ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اب اگر تقدیر نہ ہوتی اور تدبیر ہوتی تو یہی ہوتا کہ جو کچھ انسان کر چکا ہوتا اس کے مطابق اسے بدلہ ملتا چونکہ اس کو اپنے کئے ہوئے کے مطابق ہی ملنا تھا۔ خدا نے کچھ نہیں دینا تھا۔ اب ایک ایسا شخص جس نے ۸۰ سال گناہ کئے اور اکیاسیویں سال نمازیں پڑھیں اور اچھے عمل کئے اسے تدبیر کا اس قدر بوجھ جہنم میں ہی لے جاتا لیکن اس موقعہ پر تقدیر کام کرتی ہے اور یہ کہ خدا کی تقدیر ہے کہ اگر بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے تو ان کو مٹا دیا جائے گا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کچھ نیکیاں بدیوں کو مٹا دیا کرتی ہیں لیکن اگر یہ تقدیر نہ ہوتی تو لوگوں کی نجات مشکل ہو جاتی۔ اگر تقدیر نہ ہوتی تو توبہ کا مسئلہ بھی نہ ہوتا۔ اور جب توبہ کا مسئلہ نہ ہوتا تو انسان کے گناہ معاف نہ ہو سکتے۔ اور وہ نجات نہ پا سکتا۔ لیکن خدا نے یہ تقدیر رکھ دی ہے کہ اگر انسان توبہ کرے تو اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں......

تو تقدیر کے مسئلہ کی وجہ سے انسان ہلاکت سے بچتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک انسان اپنے گناہوں پر مصر تھا۔ میں نے اسے کہا کہ گناہوں کو چھوڑ دو۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے اتنے گناہ کئے ہیں کہ سیدھا جہنم میں ہی جاؤں گا۔ پھر گناہوں کو چھوڑنے کا کیا فائدہ؟ میں نے کہا یہ غلط ہے خدا گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اگر انسان توبہ کرے۔ آدمی سمجھ دار تھا یہ بات اس کی سمجھ میں آگئی۔ اور اس نے گناہ چھوڑ دیئے۔ تو اگر تقدیر نہ ہوتی تو توبہ نہ ہوتی۔ اور توبہ نہ ہوتی یعنی خدا اپنے بندوں کی طرف رجوع نہ کرتا اور ان کی بدیوں کو نہ مٹاتا تو انسان ہلاک ہو جاتا۔

ہم کہاں کھڑے ہیں

ملک	لائق اساتذہ	نالائق اساتذہ
پاکستان	۱۳ فیصد	۸۷ فیصد
برطانیہ	۳۷ فیصد	۵۶ فیصد
امریکہ	۵۱ فیصد	۴۹ فیصد
روس	۴۳ فیصد	۵۴ فیصد
جرمنی	۶۰ فیصد	۴۰ فیصد
جاپان	۶۳ فیصد	۳۷ فیصد
فرانس	۳۵ فیصد	۶۵ فیصد
سوئٹزرلینڈ	۸۰ فیصد	۲۰ فیصد

نوٹ: تعلیمی انحطاط کے بارے میں یہ اعداد و شمار "بلیٹن آف ورلڈ نالج" کے اگست ۱۹۹۲ء کے شمارے سے لئے گئے ہیں۔ میگزین نے نوٹ میں لکھا ہے اور اس نے یہ اعداد و شمار اپنے ذرائع سے غیر رسمی سطح پر تعلیم کی ترقی کی بین الاقوامی تنظیم کے تعاون سے اکٹھے کئے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت ۳۰ اگست ۱۹۹۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمیم احمد خالد ۔ برسلز

بیلجیئم کی کچھ اچھی باتیں

یورپ کے بارے میں آپ نے بہت سی منفی باتیں ضرور سنی ہوں گی۔ مثلاً منشیات کا استعمال جنسی آزادی، ایڈز وغیرہ۔ یہ سب اپنی جگہ بجا لیکن ان لوگوں میں بعض بڑی بڑی خوبیاں بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کے لوگ اپنے سیاسی، معاشی اور انتظامی مسائل کو آجکل کے مشرقی لوگوں سے نسبتاً کہیں بہتر حل کر لیتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ہر عمدہ چیز ایک ایمان والے کی ہی گم گشتہ متاع ہوتی ہے تو کیوں نہ مغرب کی خوبیوں پر بھی نظر کی جائے اور وہ خاص باتیں اقدار اور طرزِ فکر جو عمدہ ہوں ان کو اپنے ہاں بھی رواج دیا جائے۔ سو آج بیلجیئم کا ہی کچھ ذکر ہو جائے۔

سارا بیلجیئم بلدیاتی علاقوں میں تقسیم ہے۔ ہر علاقے کا انتظامی سربراہ میئر ہوتا ہے۔ میئر صاحبان یہ فرائض بطور خدمت خلق کے سرانجام دیتے ہیں۔ فل ٹائم تنخواہ دار نہیں ہوتے لیکن ان کی انتظامی اتھارٹی بہت ہوتی ہیں۔ پولیس بھی ان کے زیر حکم ہوتی ہے۔ اپنے علاقوں میں رہائش پذیر غیر ملکیوں کو ویزا تک دے سکتے ہیں کروڑہا کے بجٹ کنٹرول کرتے ہیں اس کے باوجود میں نے دیکھا ہے کہ یہ حضرات اپنے علاقے کے خادم کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ تکبر اور نخوت ان میں نہیں ہوتا۔

پچھلے دنوں مجھے اپنے علاقے کے بلدیاتی دفتر جانے کا اتفاق ہوا بڑی عالیشان بلڈنگ تھی۔ دفتر کے باہر پارکنگ کا وسیع انتظام تھا لیکن وہ جگہ قریباً ساری پُر تھی صرف صدر دروازہ کے عین سامنے جگہ خالی تھی۔ میں نے سمجھا کہ یہ جگہ ضرور میئر صاحب کی گاڑی کے لئے ریزرو ہوگی لیکن قریب جا کر دیکھا تو وہاں زمین پر بہت بڑا وہ نشان دیکھا جس کے مطابق وہ جگہ صرف جسمانی طور پر معذور سائلین کی گاڑیوں کے لئے مختص تھی۔ مقصد یہ تھا کہ انہیں کہیں دور گاڑی کھڑی کر کے پیدل چل کر آنے کی تکلیف نہ ہو۔ میئر صاحب کی اس سوچ نے مجھے بہت متاثر کیا۔

پولیس والے یہاں خاصے فرض شناس ہوتے ہیں۔ ان کے بعض اصول ہیں جو کہ نہایت عمدہ ہیں۔ ہمارے ہاں دیکھا گیا ہے کہ اگر پولیس کسی خاندان یا فرد کے مفاد مثلاً تحفظ وغیرہ کے لئے متعین ہو تو بالعموم یہ اہلکار ان لوگوں پر بوجھ بن جاتے ہیں۔ یہاں پر ایسا نہیں ہوتا۔ ایک روز مجھے ایک پولیس افسر کا فون آیا کہ وہ کسی سلسلے میں مجھے گھر پر ملنے آئیں گے۔ چنانچہ اکرام ضیف کے پیشِ نظر میں نے ان کی چائے وغیرہ کا انتظام کر دیا۔ جب وہ آئے تو میں انہیں خوش آمدید کہہ کر ڈرائنگ روم میں لے گیا۔ بیٹھنے کے لئے میں نے صوفہ کی طرف اشارہ کیا تو کہنے لگے "نہیں ڈیوٹی پر ہوں" لہٰذا ایک ٹیبل کے نزدیک سیدھی کرسی پر بیٹھ گئے۔ چائے کا پوچھا تو معذرت کر دی اور صرف پانی پیا۔ چند منٹ کام کیا اور اپنی راہ لی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر نہ ہی پولیس والے اپنی خدمت خاطر کرنے دیتے ہیں اور نہ ہی کوئی کرتا ہے۔ اچھا طریق ہے نا۔

یہ قصبہ جہاں میں رہتا ہوں اس کا ڈاکخانہ بھی خوب ہے یہاں آبادی کئی ہزار ہوگی لیکن ڈاکخانہ صرف دو خواتین چلا رہی ہیں۔ ان میں ایک انچارج ہیں اور دوسری اسسٹنٹ۔ ہاں ڈاکیے الگ ہیں۔ یہ دو خواتین سارا دن خوب مصروف رہتی ہیں۔ صبح ۸ بجے سے شام ۵ بجے تک۔ لنچ کے وقفہ میں بھی ڈاکخانہ کھلا رہتا ہے وقفہ میں ایک خاتون ڈیوٹی پر رہتی ہیں اور دوسری کچھ سنیک کھا لیتی ہیں۔ ڈاکخانہ کی آمد اتنی زیادہ ہے کہ مجھے یقین ہے کہ مقامی دفتر اپنے اخراجات پورا کرنے کے علاوہ محکمہ کے دیگر اخراجات کو بھی پورا کرنے کے لئے اپنا حصہ آسانی سے دیتا ہوگا۔ ان کارکنوں کی محنت تو ظاہر ہے لیکن جس چیز نے مجھے متاثر کیا وہ ان کی دیانت ہے۔ ان پر ہر کوئی اعتماد کرتا ہے۔ میرے سامنے ایک روز ایک صاحب آئے ان کے پاس بیرون ملک بھجوانے کے لئے ہوائی ڈاک کے چند لفافے تھے۔ ان کو تولا گیا ٹکٹوں کی رقم ساٹھ روپے کے برابر بنی۔ ان صاحب نے رقم دی اور چلتے بنے اپنے سامنے نہ ہی ٹکٹ لگوائے نہ ہی مہر۔ نہ رسید لی۔ پورا اعتبار تھا کہ ٹکٹ بھی بعد ازاں ضرور لگائے جائیں گے اور خط بھی ضرور پہنچیں گے۔ سالوں کا تجربہ یہی ہے۔

جی۔ اعتماد کے بارے میں ایک اور تجربہ سن لیجئے۔ یہاں برسلز میں یہ قاعدہ ہے کہ آپ ایک گھنٹہ کے لئے ایک ٹکٹ خرید لیں اور اس پر ہی آپ بسوں میں بھی سفر کر سکتے ہیں۔ زیر زمین ٹرینوں پر بھی اور ٹرام پر بھی۔ آپ شہر میں ایک کونے سے دوسرے کونے تک چلے جائیں یا صرف دو فرلانگ دور جائیں بس پر سفر کے بعد ٹرین پکڑ لیں۔ جیسے آپ کی مرضی۔ ایک گھنٹہ تک سفر کے لئے وہی ٹکٹ چلے گا۔ ہاں تو اعتماد کی بات۔ میں نے مہینوں برسلز کے ذرائع آمد و رفت استعمال کئے لیکن آج تک نہ کسی نے ٹکٹ کا پوچھا اور نہ چیک کیا۔ نہ کسی چیکر نے اور نہ ہی کسی آٹومیٹک نظام نے۔ ویسے پچھلے دنوں یہ دلچسپ خبر بھی ملی کہ مشرقی یورپ سے ایک نوجوان تین روز کے وڈ برسلز کی سیر کو آیا پہلے دن اس نے اندازہ لگا لیا کہ یہاں تو ٹکٹ چیک نہیں ہوتے تو اس نے بلا ٹکٹ سفر کرنے کی ہمت کر لی۔ چنانچہ اگلے دونوں روز وہ چیک ہو گیا پکڑا گیا اور بڑی منت سماجت سے چھوٹا۔

حکومتی ادارے اپنے فرائض کو بڑی ذمہ داری اور توجہ سے ادا کرتے ہیں۔ مثلاً گاڑیوں کو ہی لے لیں۔ کار وین یا بس کی تکنیکی حالت اچھی نہ ہو تو وہ نہ صرف ڈرائیور کے لئے بلکہ سڑک پر دوسرے لوگوں کے لئے بھی خطرہ کا موجب ہوتی ہیں۔ لہٰذا حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر گاڑی کا ٹیکنیکل لحاظ سے صحیح ہونا ایک حد تک حکومتی ذمہ داری ہے۔ چنانچہ بیلجیئم کی تمام گاڑیوں کا ہر سال ایک دفعہ ٹیکنیکل معائنہ کیا جاتا ہے۔ کوئی نقص نکلے تو مالک اس کو دور کرواتے اور پھر جب گاڑی ہر لحاظ سے ٹیسٹ میں پاس ہو تو حکومتی ادارہ سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے کہ گاڑی سڑک پر چلائے جانے کے لئے پاس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں پر بہت کم ایسی خبریں چھپتی ہیں کہ بس کا ٹائی راڈ ٹوٹنے سے افسوسناک حادثہ ہو گیا اور اتنے افراد ہلاک ہو گئے۔ پبلک ٹرانسپورٹ کے معائنہ کے قواعد تو یہاں اور بھی سخت ہیں۔ ادھر میں بھول گیا قواعد تو ہمارے بھی خاصے سخت ہیں لیکن ۔ ۔ ۔ ۔

پچھلے ماہ ایک عزیز کی عیادت کے لئے ہسپتال جانے کا اتفاق ہوا۔ سچی بات ہے کہ صفائی کا معیار دیکھ کر آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اگر میں خود نہ دیکھتا اور کوئی مدت صفائی کی صورت حال مجھے بیان کرتے تو میری قوت متخیلہ شاید اصل حالت کا اندازہ نہ کر سکتی۔ فرش اتنا صاف اور چمکدار حالت میں تھا جیسے کہ ہمارے ہاں بڑے گھرانوں میں کھانے کی پلیٹیں ہوتی ہیں۔ مریضوں کی بستر کی چادر اور ان کے کپڑے ہر دوسرے دن بدل دیئے جاتے ہیں۔ طبی دیکھ بھال کا معیار بھی بہت اعلیٰ درجے کا ہے لیکن اس پر اخراجات بہت اٹھ جاتے ہیں۔ چنانچہ ملک میں طبی انشورنس کا ایک عظیم نظام رائج ہے۔ قریباً سبھی اس نظام میں شامل ہیں۔ صحت کے دنوں میں باقاعدگی سے کچھ رقم انشورنس کو دیتے رہتے ہیں۔ بیمار ہو جائیں تو تمام اخراجات کا ایک بڑا حصہ کمپنی ادا کر دیتی ہے

ذرائع آمد و رفت کا نظام بھی خوب ہے ٹرینوں کا بر وقت چلنے کا تو کئی ملکوں میں اہتمام دیکھا ہے بلکہ ایک وقت تھا کہ ہمارے ملک میں بھی ٹرینیں بر وقت چلا کرتی تھیں لیکن شہر کی اومنی بسوں کا ایک خاص ٹائم ٹیبل کے مطابق ہر سٹاپ سے چلنا۔ اس کا پہلے تجربہ مجھے نہ تھا۔ جی یہ درست ہے برسلز شہر میں اومنی بسیں ہر سٹاپ سے معین اوقات پر چلتی ہیں۔ اس طرح پبلک کا بہت سا وقت بچ جاتا ہے۔ انتظار کی زحمت نہیں کرنا پڑتی۔ جہاں جانا ہوتا ہے وہاں بر وقت پہنچنے کی ضمانت ہوتی ہے

ذرائع آمد و رفت کی بات ہوئی تو یہاں کی سڑکوں کا خیال آگیا ہے۔ یہ ملک رقبہ کے لحاظ سے تو اتنا بڑا نہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ سڑکوں کی پلاننگ کرنے والی ٹیم نے رقبہ کی تنگی سے اپنے دل تنگ نہیں ہونے دیئے سڑکیں فراخ اور کھلی کھلی۔ بلکہ دو رویہ ٹریفک کے درمیان درختوں اور پھولدار جھاڑیوں کے لئے فراخ پٹی بھی مہیا کی ہے۔ سڑک کے دونوں جانب ایک ایک ایسی پٹی بھی مہیا کی ہے جس پر گاڑی چلانے کی اجازت نہیں۔ ہاں اگر گاڑی خدانخواستہ خراب ہو جائے تو صرف پارک کی جا سکتی ہے۔ شاہراہوں پر تو نہیں لیکن دوسری سڑکوں پر حتی الوسع فٹ پاتھ کے علاوہ سائیکل ٹریک بھی مہیا کئے گئے ہیں تا سائیکل چلانے والے محفوظ رہیں اور بلا تشویش سائیکل چلائیں۔

سائیکل چلانے کا یہاں بہت شوق ہے۔ اچھے موسم میں سڑکوں پر جگہ جگہ شوقیہ سائیکل سوار نظر آئیں گے۔ بیشتر اپنی صحت بنانے کے شوق میں سائیکلوں پر دور دور نکل جاتے ہیں اور ان میں ساٹھ سالہ خواتین اور مرد حضرات بھی شامل ہوتے ہیں۔

یہاں کی سیاست بھی خوب ہے مختلف النوع اقوام کا مل جل کر رہنا امن کے ساتھ کوئی ان سے سیکھے۔ ۱۹۷۱ء میں چاہیئے تھا کہ ہمارے چند ایک بنگالی اور پاکستانی سیاستدان ادھر کا دورہ کر جاتے اور دیکھتے کہ مختلف بولیاں بولنے والی قومیں کس طرح اکٹھا رہ سکتی ہیں۔ بلجیئم کے شمال میں فلیمش بولنے والے لوگ رہتے ہیں اور جنوب میں فرانسیسی بولنے والے۔ یہ دونوں زبانیں اپنے اپنے لحاظ سے بڑی اہم اور ترقی یافتہ زبانیں ہیں اور کسی کو بھی دوسری سے کمتر نہیں کہا جا سکتا۔ ملک بھی چھوٹا ہے اور لسانی تعصب بھی ہے لیکن اس کے باوجود باہمی گفت و شنید کے ذریعہ اور کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر انہوں نے بالحاظ ایک قوم اکٹھا رہنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ صورت حال مشکل ضرور ہے لیکن ایک دوسرے کی بات سننے کا حوصلہ ہے ایک دوسرے کے حقوق دیتے ہیں۔ پیچیدہ صورت حال کے پیچیدہ حل نکال لیتے ہیں سادہ نعروں۔ ہٹ دھرمی اور ذاتی سیاست چمکانے کو پس پشت ڈال کر کام چلا رہے ہیں اور اچھا چلا رہے ہیں۔

پچھلے سال یہاں پر ایک بڑا آئینی بحران پیدا ہو گیا۔ بیلجیئم میں جمہوریت بھی ہے اور آئینی بادشاہت بھی۔ عوامی مقننہ نے اسقاطِ حمل

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــ نون۔ سین

صدائے فلسطین

الجیریا میں "صدائے فلسطین" ریڈیو جو تنظیم آزادیٔ فلسطین کا ریڈیو ہے نے گذشتہ جمعہ کے روز متنبہ کیا کہ اگر عراق کے جنوب میں نو فلائی زون قائم کر دیا گیا تو اس سے ہمسایہ عرب ممالک میں جہاں شیعہ بھی آباد ہیں فرقہ وارانہ فسادات ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس نے عرب ممالک میں سعودی عرب کو بھی شامل کیا ہے۔ مزید یہ کہا گیا ہے کہ کویت کے علاوہ باقی تمام عرب ریاستوں نے اس نو فلائی زون کے قیام کی مخالفت کی ہے۔ کیونکہ انہیں اس بات کا خطرہ ہے کہ اس طرح عراق کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جا رہے ہیں جس سے ان کی اپنی ریاستیں خطرے سے دوچار ہیں۔ عرب ریاستیں خاص طور پر بڑی بڑی عرب ریاستیں جو امریکہ کی اتحادی بھی ہیں، میں شیعہ لوگ آباد ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں شیعہ لوگوں کے خلاف فسادات کا بہت امکان ہے کیونکہ ہر وقت یہ خطرہ رہے گا کہ شیعہ لوگ ان کے امن و امان کو تباہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس میں یہ عنصر بھی شامل ہے کہ ان کا ایک ہمسایہ ایران ایسا ہے جس کی سلطنت شیعہ سلطنت ہے۔ ریڈیو نے مزید کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ امریکہ ایسے وقت میں یہ فیصلہ کرے جبکہ واشنگٹن میں مشرق وسطی میں قیام امن کے لئے گفت و شنید ہو رہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ مشرق وسطی میں امن قائم ہونا چاہیئے اور مختلف ریاستوں کو متحد ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ اور دوسری طرف عراق میں ایک ایسا زون قائم کیا جا رہا ہے جس میں زیادہ تر شیعہ آباد ہیں۔ اور جہاں ملکی حکومت کو ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر اڑانے کی ممانعت کی جا رہی ہے۔ یہ باتیں زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتیں۔ عراق ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنے ملک کے کسی حصے پر ہیلی کاپٹر اور جہاز اڑانے کے امتناعی احکامات کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ اور اگر عراق کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔ اور قریبی ریاستوں نے اسے پسند نہ کیا تو یقیناً انجام کار امریکہ کو اس کا نقصان ہوگا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عراق دوبارہ ایک سالم ملک بن جائے اور جن لوگوں نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں اتحادیوں کا ساتھ دیا ہو ان کے لئے خاصی مشکلات پیدا ہو جائیں۔

عراق کی تقسیم؟

اگرچہ صدر صدام حسین نے عراق کے جنوب میں "نو فلائی زون" سے اپنے جنگی جہاز اور ہیلی کاپٹر ہٹا لئے ہیں اور وہاں پروازیں بند کر دی ہیں لیکن انہوں نے کہا ہے کہ وہ برطانیہ، امریکہ اور فرانس کے اس غلط اقدام کا مقابلہ کریں گے۔ ان تینوں ملکوں نے عراق کے جنوب میں شیعوں کو تحفظ دینے کے لئے عراق کا نو فلائی زون مقرر کر دیا ہے۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ ایک طرف کردوں کا زون بنا دیا ہے۔ اور دوسری طرف شیعہ لوگوں کا اور اب عراق کے پاس جو پورے اقتدار کے ساتھ حصہ موجود ہے وہ سارے عراق کا ۱/۳ ہے گویا کہ اس طرح عراق کو تقسیم کیا جا رہا ہے۔

اگرچہ کویت پر حملہ کے بعد سعودی عرب نے عراق کے خلاف اتحادیوں کی جنگ میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ لیکن اب سعودی عرب نے اتحادیوں کا پوری طرح ساتھ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور تہران نے بھی ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ہم کسی طرح بھی اس بات کو برداشت نہیں کریں گے کہ عراق کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ تجزیہ نگار یہ بھی کہتے ہیں کہ صدر بش کے ملک میں انتخاب ہونے والا ہے اور چونکہ گذشتہ دنوں بش کی مقبولیت خاصی کم ہو گئی تھی۔ اسلئے انہوں نے عراق میں نو فلائی زون قائم کر کے اپنی مقبولیت کو سہارا دینے کی کوشش کی ہے۔

اگرچہ عراق نے ابھی تک یہ تو نہیں بتایا کہ وہ کسطرح مقابلہ کرے گا لیکن یہ بار بار کہا ہے کہ یہاں نو فلائی زون بننے سے اتحادیوں کا قبرستان بن جائے گا۔ یعنی ان کو اس طرح شکست دی جائے گی اور ان کے اتنے آدمیوں کو مارا جائے گا کہ اس علاقے میں انکی قبریں ہی قبریں دکھائی دیں گی۔ عراق نے کہا ہے کہ ہم جسطرح بھی مقابلہ کرنا چاہیں گے کریں گے اور ہمارے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم ان لوگوں کو یا اپنے دشمن اسرائیلیوں کو بتائیں کہ ہم کس وقت کیا کرنا چاہیں گے اور کس طرح مقابلے کے لئے کوشش کریں گے انہوں نے کہا کہ ہم مقابلے کا طریق اور مقابلے کا وقت خود معین کریں گے۔ اگرچہ ایسے بیان خلیج کی جنگ سے پہلے بھی عراق نے دئے تھے۔ اور کہا تھا کہ اتحادیوں کے پچاس ہزار تابوت واپس بھیجے جائیں گے لیکن اسے خلیج کی جنگ میں ہزیمت اٹھانی پڑی تھی۔ اب بھی عراق بیان تو دے رہا ہے۔ لیکن جب تک وہ عملی قدم نہ اٹھائے نہیں کہا جا سکتا کہ اسکے ان بیانات میں کیا اثر ہے۔

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

کام کاج کے دوران متوازن غذا

بالعموم لوگ اپنے گھر پر یا جب اکیلے کھانا وغیرہ کھانا ہو تو کچھ نہ کچھ ڈائٹنگ کر لیتے ہیں کیونکہ ایسے وقت اور موقعہ پر پرہیز کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے لیکن کام کے دوران چائے یا کافی کے ساتھ مزیدار چیزیں یا دوپہر کے کھانے پر مدعووین کے ساتھ یا کام کے بعد دوسرے پہر کسی پارٹی پر ڈائٹنگ کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور عموماً لوگ ایسے مواقع پر بغیر کسی قید کے حسب طلب و خواہش جو چاہا اور جتنا چاہا کھا پی لیتے ہیں اور پھر شکایت کرتے ہیں کہ پرہیز کے باوجود وزن کم نہیں ہوتا یا کالسٹرول کم نہیں ہوتی وغیرہ

دراصل ڈائٹنگ کے لئے ایک قوت ارادی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اگر مصمم ارادہ کر کے TEMPTATION سے مقابلہ کرتے ہوئے ہوشمندی کا ثبوت دیا جائے اور کھانے کی اچھی عادات کو اپنا ہی لیا جائے تو پھر کام کاج کے دوران بھی پرہیز سے کام لینا آسان ہو جاتا ہے۔ کھانے کی اچھی عادات سے مراد حسب ذیل ہیں۔ ان کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ بہتر صحت کے ساتھ، بہتر کارکردگی کے ساتھ، بہتر خدمت ملک و قوم کے ساتھ، بہتر عبادت کے ساتھ زیادہ دیر تک سوسائٹی کے لئے مفید وجود بنے رہیں اور اپنی قوت استفاضہ میں مسلسل اضافہ کرتے ہوئے بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کے فیض سے مستفیض کرنے میں ممد و معاون رہیں تا اس کی رضا حاصل ہو۔

(۱) ہمیشہ اچھا اور متوازن ناشتہ کیجئے کام پر نہ تو بھوکے جائیں اور نہ ہی پیٹ بھر کر ورنہ کارکردگی متاثر ہوگی۔

(۲) اگر کافی پینے کی عادت ہے تو دن میں دو کپ تک اسے محدود کر دیں اور بجائے کریم کے بغیر بالائی والے دودھ یا بغیر چربی والے پوڈر دودھ استعمال کریں۔

(۳) اگر چائے کے عادی ہیں تو دن میں تین کپ تک اسے محدود کر دیں اور دودھ بغیر بالائی یا چربی والا استعمال کریں۔

(۴) دوپہر کا کھانا ہلکا اور سادہ کھائیں میٹھا کم سے کم کھائیں۔ کیونکہ اس کی زیادتی آپ کو سست کر دے گی۔ اور نیند کا غلبہ محسوس ہوگا۔ تاہم مناسب مقدار میں میٹھا مفید رہتا ہے بالکل ترک نہ کریں۔

(۵) پانی زیادہ سے زیادہ پئیں۔ پیاس لگنے پر سادہ (ابلا ہوا) پانی پئیں۔ بغیر میٹھے والا پھلوں کا جوس یا سکنجبین (نمکین یا بغیر نمک و چینی کے) مفید ہیں۔

(۶) دس گیارہ بجے بھوک لگے تو دہی، دلیہ، رس، بھنے چنے یا دال یا مکی کے دانے (POP CORN)، نمکین سویاں، سادہ بسکٹ (ایک دو) یا تازہ پھل استعمال کریں۔ پیٹ بھر کر نہ کھائیں۔

(۷) شام کا کھانا۔ دوپہر کے کھانے سے بھی ہلکا رکھیں۔ اور کوشش کریں کہ اپنے معمول کے سونے کے وقت سے کم از کم ڈھائی گھنٹے پہلے کھا لیا جائے۔ عین سونے سے قبل کھانا کھانا مضر صحت ہے۔

(۸) شام کے کھانے کے آدھ گھنٹہ بعد اور سونے سے قبل کسی وقت آدھا گھنٹہ کی ہلکی پھلکی چہل قدمی کریں۔ نیز قدم کی بجائے چہل قدمی اس وقت زیادہ مفید رہے گی۔

(۹) سونے سے آدھ گھنٹہ قبل بغیر بالائی والے دودھ کا ایک گلاس پینا مفید رہتا ہے۔ نقاہت۔ معدہ کی جلن اور تیزابیت، دماغی کمزوری، بے خوابی، قبض اور دیگر کئی عوارض سے یہ محفوظ رکھتا ہے۔ اگر سادہ نہیں پی سکتے تو کوئی من پسند FLAV ڈال لیں۔ سردی ہو تو گرم دودھ اور گرمی ہو تو ٹھنڈا پی کر فرحت حاصل کریں۔

(۱۰) دن بھر میں کم از کم آٹھ گلاس پانی پئیں۔ چائے یا کافی جتنی مرضی پئیں۔ پھر بھی پانی کی مقدار اپنی جگہ قائم رکھنی ضروری ہے پانی کئی عوارض سے محفوظ رکھتا ہے۔ سونے سے پہلے پیشاب کر کے سوئیں اور صبح اٹھ کر پہلا کام یہی کریں تا جسم سے زہریلے اور فاسد مادے جلد از جلد خارج ہو جاویں۔ پیشاب روکنا سخت مضر صحت ہے۔ رات کو پیشاب آئے تو سستی نہ کریں اور بلاتوقف اسے خارج کرنے کے لئے اٹھ جائیں۔ سونے سے قبل وضو کرنا ہر لحاظ سے مفید اور برکت کا موجب ہے اور ذکر الٰہی سے سکون قلب اور نصرت الٰہی حاصل کریں۔ ذکر کرتے ہوئے سونا اور ذکر کے ساتھ ہی اٹھنا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمادے۔

ہمارے پیارے امام نے فرمایا:

"بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی پیش کریں گے اور متواتر کرتے چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔۔۔" (وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

احمدی بیگم

محترمہ صادقہ میر صاحبہ

آج صبح الفضل ۲۷ اگست ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں مکرمہ صادقہ میر صاحبہ سابق صدر لجنہ گوجرانوالہ کی وفات کی خبر نے مبہوت سا کر دیا۔ (ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) اس خبر سے یکدم غیر اختیاری طور پر آنسو بہہ نکلے کیونکہ جانے والوں کی پیچھے رہنے والوں کے ساتھ کچھ انمٹ یادیں وابستہ ہوتی ہیں۔ میں کراچی میں تھی تو مصباح میں "صادقہ میر گوجرانوالہ" کی طرف سے کشیدہ کاری کے ڈیزائن اکثر آتے تھے۔ پھر لجنہ گوجرانوالہ کی کارگزاری کی رپورٹیں بھی کبھی کبھی شائع ہوتی تھیں چونکہ اپنا بھی ذوق ایسا ہی تھا۔ اس لئے اس نام سے اچھی خاصی شناسائی ہو گئی تھی اور صادقہ میر کو دیکھنے کی خواہش بھی ہوتی۔ لجنہ مرکزیہ کے ایک اجتماع سالانہ پر میں لجنہ کراچی کی طرف سے نمائندہ ہو کر ربوہ آئی تو پہلے دن ہی ایک پر خلوص ہنستا مسکراتا چہرہ مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھا کر میرے سامنے آیا۔ میں نے بھی اسی طرح کے خلوص اور محبت کے جذبہ کے ساتھ ہاتھ بڑھا کر جواب دیا۔ مگر نام پوچھنے کی جرأت اس خیال سے نہ کی کہ شاید میں اسوقت پہچان نہیں پائی اگر نام پوچھا تو اس قدر خلوص و محبت سے ملنے والی کی کہیں دل شکنی نہ ہو جائے کہ میں اسے بھول گئی ہوں۔ ایک آدھ منٹ کے بعد ہم اپنے اپنے شہر کی مخصوص کردہ نشستوں پر جا کر بیٹھ گئیں۔ تھوڑی دیر سوچا کہ یہ ملنے والی کون ہو سکتی ہے کہ اجتماع کی کارروائی کا آغاز ہو گیا اور میں ادھر متوجہ ہو گئی اور یہ جستجو ختم ہو گئی کہ ملنے والی کون تھی۔

اگلے دن نمائندگان کے خطاب کی فہرست میں میرا نام بھی تھا۔ میں نے جو کچھ کہنا تھا کہا اور ڈائس سے اتری تو سامنے پھر وہی مسکراتا ہوا خوش و خرم چہرہ تھا جو مصافحہ کے دوران مجھے کہہ رہا تھا۔ بہت اچھا خطاب کیا ہے ہم لوگ بھی اب نوکروں پر زیادہ انحصار کرنے لگے ہیں اور اپنے ہاتھ سے کام کو عار سمجھنے لگے ہیں۔ بات اتنی ہی ہوئی تھی کہ مائیک سے آواز آئی صادقہ میر صاحبہ نمائندہ گوجرانوالہ" وہ تیزی سے ڈائس کی طرف بڑھیں تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ یہ اتنے خلوص سے ملنے والی صادقہ میر تھی۔ جسے ملنے کی مجھے اکثر آرزو رہتی تھی۔ مجھے اپنے پر غصہ آیا کہ میں نے نام کیوں نہ پوچھا۔ وہ اپنے خطاب سے فارغ ہو کر آئیں تو میں نے بازو پھیلا دئیے اور ان کے گلے ملی اور کہا۔ چھپی رستم تو تم صادقہ میر ہو مجھے تو مدت سے تمہیں ملنے کی آرزو تھی مگر یہ بتاؤ کہ کل تم نے اپنا نام کیوں نہیں بتایا۔ وہ بولیں۔ آپ نے پوچھا ہی کب تھا۔ اس جواب سے میں جھینپ گئی۔ اسکے بعد پھر اجتماعات اور جلسہ سالانہ پر ملاقاتیں ہوتی رہتیں یہ اپنی اپنی لجنہ کے تذکرے ہوتے۔ اسکے کچھ عرصہ بعد میں بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں کراچی سے ربوہ آ گئی چھ سال بعد شوہر کی تبدیلی کراچی سے لاہور ہو گئی۔ اخراجات بڑھ رہے تھے اسلئے تعلیمی اخراجات کو یکجا کرنا لازمی تھا لہٰذا ربوہ سے لاہور منتقل ہو گئی۔ صادقہ میر جب بھی لاہور آتیں تو دفتر لجنہ ملنے کی غرض سے آ جاتیں۔ اکثر لجنہ کے کاموں کے سلسلہ میں وہ اس طرح سوال کرتیں جیسے کہ سیکھنے کی کوشش ہو۔ حالانکہ وہ خود بڑی مستعد صدر تھیں مگر آگے بڑھنے کا جذبہ بہت رکھتی تھیں۔ دو ایک بار مرکز کی ہدایت پر صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ کی قیادت میں ہم دو تین ممبرات عاملہ گوجرانوالہ کے دورہ پر گئیں لجنہ گوجرانوالہ کا اجتماع تھا۔ ان کے انتظام نے خاصا متاثر کیا۔ خود ہی کہنے لگیں ہمارے رجسٹر چیک کر کے خامیوں کی نشاندہی کر دیں۔ صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ جو لجنہ لاہور کی صدر تھیں انہوں نے مجھے یہ کام کرنے کو کہا۔ جہاں تک میرا علم تھا۔ میں نے ان کے ہر رجسٹر کو باقاعدہ پایا اور ان پر نوٹ لکھکر صاحبزادی صاحبہ کو دکھا کر دستخط کروائے۔ صاحبزادی صاحبہ کے دستخطوں کو دیکھ کر صادقہ میر کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا غرضیکہ ہمارے لاہور کے اجتماعوں پر ان کو مدعو کیا جاتا تو اپنی عاملہ کی اراکین کو لے کر آتیں اور ہر کارروائی کو بغور سنتیں اور دیکھتیں۔ اسکے علاوہ نجی ملاقاتیں بھی ہوتیں مگر اس جگہ میں ان کی صرف آخری ملاقات کا ذکر کرونگی غالباً تین سال پیشتر میں ربوہ گئی ہوئی تھی

مجھے بتایا گیا کہ ایک خاتون گوجرانوالہ سے آئی ہوئی ہیں ہیں۔ وہ اکثر آپ کا تذکرہ کرتی ہیں میں نے نام پوچھا تو صادقہ میر بتایا گیا۔ میں نے ان کو اندر بلوا لیا۔ مگر آج ان کا چہرہ کچھ اترا ہوا سا پریشان سا لگا۔ گفتگو جو ہوئی اس سے میں سمجھی کہ شوہر بیمار ہیں۔ اور یہ دعا کیلئے یہاں آئی ہیں اور شائد ذاتی مکان کو ٹھیک ٹھاک کروانا ہو گا۔ وہ کچھ [illegible] میں بات کر رہی تھیں انکی عادت تھی اپنے ذاتی دکھ وغیرہ کا تذکرہ معمولی انداز میں کرتیں اور وہ بھی ہر ایک سے نہیں۔ بس دعا کی ملتجی ہوئیں اور بچوں کے مستقبل کے لئے فکرمندی سے دعا کا کہتیں رہیں اور صادقہ میر باتوں میں مصروف تھیں کہ میری دیورانی نے پرتکلف سی چائے لا کر رکھ دی میں نے خالی پلیٹ صادقہ کی طرف بڑھائی جو انہوں نے پکڑ لی مگر خاموشی سے دیکھتی رہیں میں نے کیک کی پلیٹ آگے کی تو ایک پیس اٹھا کر رکھ لیا۔ میں نے ان کو دیکھا کہ وہ کھا نہیں رہیں میں نے سموسہ اٹھا کر ان کی پلیٹ میں رکھ دیا مگر وہ پھر بھی کھانے پر آمادہ نہ لگیں میں نے کہا صادقہ آپ تو بڑی ہمت والی ہیں دل چھوٹا نہ کریں اللہ فضل کرے گا۔ آپ کچھ تو کھائیں۔ خفیف سی مسکراہٹ سے بولیں۔ آپ میں ہی لے لوں گی؟ میزبان پیالیوں میں چائے ڈالنے لگا تو یہ کہہ کر روک دیا میری پیالی میں نہ ڈالیں میں خود لے لونگی۔ اب مجھے جستجو پیدا ہوئی کہ یہ کیوں اس طرح کر رہی ہیں۔ میں نے پیار سے کہا صادقہ آپ کچھ نہیں کھا رہیں میں بھی چھوڑ دیتی ہوں۔ میری دیورانی طاہرہ نے بھی بڑے خلوص سے انہیں پھل کی پیشکش کی جس پر بولیں کہ اچھا پانی منگوا دیں۔ پانی آیا تو دو گھونٹ لئے اور پھر چائے میں ہمارے ساتھ شامل ہو گئیں تھوڑی دیر بعد کہیں دور سے مغرب کا بلاوا آیا تو میری طرف دیکھکر مسکرائیں اور بولیں اسکی انتظار تھی میں نے کہا کیا مطلب ہے آپ کا۔ بولیں۔ آپا احمدی میرا روزہ تھا۔ میں تو دعاؤں کے لئے خاص طور پر یہاں آئی ہوں۔ یہ سنکر مجھے دکھ ہوا میں نے کہا تو آپ نے بتایا کیوں نہیں ہم آپ کو مجبور نہ کرتیں۔ کہنے لگیں میں نہیں چاہتی تھی کہ اپنی نفلی عبادت کا پرچار کروں خیال تھا کہ اسی لیت و لعل میں افطاری کا وقت ہو جائے گا اور میں خاموشی سے روزہ افطار کر لوں گی۔ مگر اس قدر خلوص اور محبت جو آپ سب نے دیا میں نے فیصلہ کر لیا کہ نفلی روزہ تو کسی بھی دن رکھا جا سکتا ہے یہ جو خلوص و محبت مجھے آج مل رہا ہے نہ معلوم زندگی میں یہ پھر ملتا ہے کہ نہیں اسلئے اس محبت اور خلوص کی قدر نہ کی تو یہ گناہ ہو گا۔ لہٰذا میں نے روزہ افطار کر دیا۔ اب روزہ میں پھر کسی دن رکھ لوں گی۔ یہ سنکر مجھے اپنے اصرار پر افسوس اور ندامت بھی ہوئی کہ سارے دن کی محنت انکی ضائع کر دی۔ مگر جب غور کیا تو صادقہ میر کی انسانی جذبوں کی قدر پر حیرت ہوئی کہ اس نے اپنی ساری دن بھر کی مشقت کو صرف محبت و خلوص پر قربان کر کے یہ سبق دیا کہ باہمی پیار و محبت انمول چیز ہے۔ خدا کے بندوں کے جذبوں کی قدر دان ہونے والی صادقہ میر اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئی دعا ہے کہ اسے وہاں اس کا اجر عظیم ملے اور مولا کریم بلند درجات عطا کرے رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور صادقہ میر کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور ماں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

کا قانون پاس کیا لیکن اس قانون کا نفاذ صرف شاہی منظوری کے بعد ہی ممکن تھا۔ مذہبی وجوہات کی بنا پر شاہ معظم اس قانون کی اجازت نہیں دینا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے منظوری روک لی۔ اس پر عوامی نمائندے بہت سیخ پا ہوئے اب نہ ہی تو مقننہ اپنا پاس شدہ قانون واپس لینا چاہتی تھی اور نہ ہی بادشاہ اپنے عقیدہ کے برخلاف اسقاط حمل کی اجازت دینے پر راضی تھے۔ تو بجائے اس کے کہ ملک میں فتنہ فساد برپا کیا جاتا اور چند سیاسی لوگ اپنا قد بڑا کرنے کے لئے موقع سے فائدہ اٹھا کر مشرق سے مغرب تک آگ لگا دیتے۔ ایک آئینی حل تلاش کیا گیا۔ بیلجیم کے آئین میں یہ شق شامل ہے کہ اگر بادشاہ کسی وجہ سے اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کرنے کے قابل نہ رہے تو پارلیمنٹ کو حق ہے کہ اس کے بغیر بھی اپنا کام چلائے چنانچہ پارلیمنٹ نے ایک روز کے لئے بادشاہ کو اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کرنے کے ناقابل قرار دیکر قانون کو جاری کر دیا اور بادشاہ سلامت اگلے روز سے پھر اپنے شاہی فرائض ادا کرنے لگ گئے۔ سو حکمت اور فراست سے بڑے بڑے مشکل مسائل بھی حل کئے جا سکتے ہیں۔ ہاں نیت اچھی ہونی چاہیئے۔

اپنے بچوں کے ایمان کی حفاظت کریں

حضور نے فرمایا:

"بہت ضروری ہے کہ نظام کا احترام سکھایا جائے۔ پھر اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے۔ جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدار کے خلاف شکوہ پیدا ہوتا ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے جو قریب کا دیکھنے والا ہے اس کو زیادہ لگتا ہے۔ اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے۔ اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔ واقفین بچوں کو نہ صرف اس لحاظ سے سمجھانا چاہیئے بلکہ یہ بھی سمجھانا چاہیئے کہ اگر تمہیں کسی سے کوئی شکایت ہے خواہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں اس کے نتیجہ میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح:۔ محترمہ امۃ الہادی نعیمہ صاحبہ بنت خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال کا نکاح بعوض ۱۵۰۰۰ کرونا (ناروے) مکرم سلیم احمد صاحب ولد ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اوسلو (ناروے) کے ساتھ مورخہ ۱۴ اگست ۹۲ء کو نعیم احمد اقبال صاحب مربی سلسلہ سمبڑیال نے پڑھا۔

○ مکرم اظہار احمد ناز صاحب اپنی مکرم نثار احمد خان صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ مبشرہ بی بی صاحبہ بنت مکرم رانا منیر احمد خان صاحب چک نمبر ج ب ۸۸ ضلع فیصل آباد دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محترم مولانا محمد ابراہیم خان صاحب شاہد مربی سلسلہ نے ۱۰ اگست ۹۲ء کو پڑھا۔ اور اسی روز رخصتی عمل میں آئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔

درخواست دعا: تمام احباب کے لئے رزق میں تنگی، صحت کی خرابی اور دیگر گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے دعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح بہت سے طلباء امتحانات دے رہے ہیں! ان سب کو احباب کرام اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

○ محمد رشید صاحب ارشد آف نیشنل بینک نوشہرہ کے فرزند اکبر عزیزم طاہر احمد کو گذشتہ دنوں پشاور میں کار کا حادثہ پیش آیا۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر جان بچالی۔ ان کی مکمل شفایابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

سانحۂ ارتحال: مکرمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید نذیر احمد صاحب آف ماڈل کالونی کراچی مورخہ ۱۸ اگست ۹۲ء بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کا جنازہ ۱۹ اگست کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور اور لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ آپ مکرم سید علی اصغر شاہ صاحب دیہاتی مربی چک ۱۱۶ جنوبی سرگودھا کی بیٹی اور مکرم سید باغ علی شاہ صاحب معین الدین پور گجرات کی بہو تھیں ان کی تدفین ۱۹ اگست ۹۲ء بعد نماز مغرب و عشاء بہشتی مقبرہ میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم قریشی افتخار علی صاحب وکیل المال ثالث نے دعا کروائی

○ مکرم محمد انوار الحق صاحب گنج مغلپورہ لاہور کے خالہ زاد بھائی مکرم مبشر احمد صاحب آف راہوالی ضلع گوجرانوالہ (جو دونوں ٹانگوں سے معذور تھے) تقریباً ڈیڑھ ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۴ اگست کو وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے راہوالی میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد تابوت بذریعہ ویگن ربوہ لایا گیا۔ جہاں نماز عصر کے بعد بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

○ مکرم شیخ مقدر علی صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کے حقیقی چچا شیخ ذوالفقار علی صاحب سابقہ رہائشی دھرمکوٹ بگہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور (انڈیا) حال مقیم کراچی مورخہ ۲۱ اگست ۹۲ء بروز جمعہ اچانک ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے تقریباً ۷۱ سال کی عمر میں وفات پا گئے میت کراچی سے ان کے بھانجے مکرم شیخ محمد عاصم صاحب ہمراہ شیخ عبدالرشید صاحب بذریعہ سپر ایکسپریس مورخہ ۲۲ اگست کو لے کر ربوہ پہنچے اسی روز بعد از نماز مغرب مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر ایک مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

○ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب ابن چوہدری نور محمد صاحب دھرمپورہ لاہور مورخہ ۱۲ اگست ۹۲ء صبح ۱۰ بجے لاہور میں انتقال فرما گئے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور مورخہ ۱۳ اگست صبح ۸ بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے لان میں مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۵۱ میں کوثر منصور پال زوجہ منصور احمد پال پیشہ SEAMSTRESS عمر ۵۰ سال۔ بیعت ۸ دسمبر ۱۹۴۲ء ساکن امریکہ U.S.A. بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۲-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) سکنی پلاٹ برقبہ ۱۰۰x۴۵ فٹ واقع جہلم روڈ لاہور کینٹ مالیتی ۵۰۰۰۰/- روپے (۲) طلائی نیکلس مع بالیاں اور چوڑیاں وزنی ۱۲ تولہ مالیتی ۱۶۰۰/- ڈ U.S (۳) طلائی گرین نیکلس مع بالیاں اور چوڑیاں ۶ تولہ مالیتی ۸۰۰/- ڈ U.S (۴) طلائی کندن نیکلس مع چوڑیاں وزنی ۵ تولہ مالیتی ۶۵۰/- ڈ U.S (۵) ۲۴ عدد مع چوڑیاں وزنی ۹ تولہ مالیتی ۱۲۰۰/- ڈ U.S (۶) دو عدد چوڑیاں وزنی ۳ تولہ مالیتی ۴۰۰/- ڈ U.S (۷) حق مہر ۲۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۰۰۰/- ڈ U.S سالانہ بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ۔ کوثر منصور پال امریکہ U.S. گواہ شد نمبر ۱۔ سید عبدالمجید شاہ ولد سید زمان شاہ U.S.A. گواہ شد نمبر ۲۔ سید غلام احمد فرخ ولد سید محمود احمد ناصر U.S.A

مسل نمبر ۲۸۵۵۲ میں عبدالشکور احمد ولد احمد عبدالحمید صاحب آف حیدر آباد انڈیا حال U.S.A. پیشہ TRAVEL CON-SULTENT عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A امریکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۴۰۰/- ڈ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالشکور احمد آف حیدر آباد انڈیا حال U.S.A. گواہ شد نمبر ۱۔ ظفر احمد سرور U.S.A امریکہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید غلام احمد فرخ ولد سید محمود احمد ناصر امریکہ U.S.A.

مسل نمبر ۲۸۵۵۳ میں امۃ المسیب زرنا احمد بنت عبدالمالک شمیم احمد پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۲-۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی ۱½ تولہ مالیتی ۶۰۰۰/- روپے پاکستانی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- ڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ المسیب زرنا احمد U.S.A.۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالمالک شمیم احمد والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید غلام احمد فرخ U.S.A.

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں داخلہ

○ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ایم اے، ایم ایس سی میں داخلہ کے لئے مطبوعہ فارم پر درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۹۲ء مقرر ہوئی ہے

مزید تفصیلات کے لئے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ : ۸ ستمبر کل کی شدید بارش کے بعد دن بھر بادل گھرے رہے۔ آج صبح سے بوندا باندی اور ہلکی بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ درجۂ حرارت گر گیا ہے۔

○ ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان موجودہ اقتصادی پالیسیاں ۲۰ سال قبل اپنا لیتا تو آج اپنے پاؤں پر کھڑا ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ کوئی شیعہ ہے نہ سنی ہم سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ صرف اسرائیل کو علاقہ کی واحد طاقت کے طور پر دیکھنا چاہتا ہے۔

○ ایرانی صدر کی تقریر کے بعد جونہی وزیر اعظم نے تقریر شروع کی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی قیادت میں اپوزیشن ایوان سے واک آؤٹ کر گئی۔ بعد ازاں ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے وہ تقریر پڑھ کر سنائی۔ جو انہوں نے ایرانی صدر کی آمد پر خیر مقدم کے لئے تیار کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ میں ایرانی صدر سے ملنا چاہتی ہوں لیکن شاید ان کی مصروفیات کی وجہ سے ایسا ہونا ممکن نہ ہو سکے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بے نظیر حکومت کی سبکی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتیں۔ ادھر حکومت کے متعدد وزراء نے اپوزیشن کے بائیکاٹ پر نکتہ چینی کی ہے۔

○ ملک غلام مصطفےٰ کھر نے کہا ہے کہ اگلے ماہ تک حکومت کی چھٹی ہو جائے گی۔ اپوزیشن جماعتیں اب فائنل راؤنڈ کھیلیں گی۔

○ دریائے ستلج میں شدید سیلاب سے بہاولپور اور چشتیاں کے کئی علاقے زیر آب آگئے۔ سیم نالوں میں بھی طغیانی آگئی۔ کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں۔

○ برطانوی اخبار سنڈے ٹائمز نے کہا ہے کہ بے نظیر کے خلاف کسی ایک مقدمے کا فیصلہ ہونے والا ہے تاہم ان کی واپسی کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اسلام آباد میں سفارت کاروں نے بے نظیر کو گھیرا تو ان کی بیگمات انہیں پیچھے ہٹانے لگیں۔

○ وزیر اعظم کے لئے ایک ارب روپے کا طیارہ خریدا جا رہا ہے۔ اس بارے میں مبینہ طور پر بعض بے قاعدگیوں کا انکشاف کیا گیا ہے۔

○ فوجی حکام نے کراچی میں یوم دفاع پاکستان کے موقعہ پر ایم کیو ایم کے رہنماؤں کو عشائیہ پر بلایا مگر ان میں سے کوئی نہ پہنچا۔ اس طرح فوج سے رابطے کا یہ اہم موقعہ ضائع ہو گیا۔

○ تاجکستان کے صدر مسٹر نبی یوف نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ گذشتہ برس وہ ۵۷ فیصد ووٹ لے کر صدر بنے تھے لیکن اپوزیشن نے ان پر دھاندلی کا الزام لگایا تھا۔

○ اسلام آباد میں مسٹر آصف علی زرداری کی رہائی کے لئے مظاہرہ کرنے والے ۱۸ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں دو خواتین بھی شامل ہیں۔

○ پی ڈی اے کی طرف سے سابق دفاقی وزیر مسٹر ظفر لغاری کی گرفتاری کو انتقامی کارروائی قرار دیا گیا ہے

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی** (رجسٹرڈ) ربوہ

فون ۷۷۱ ـــ ۶۰۶

پتہ

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89